نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتقائی سفر

حسبِ فرمائش

اُستاذ العلماء محسنِ اہلسنت مہتمم جامعہ قادریہ حقانیہ اٹک

حضرت علامہ صاجزادہ محمد عبد الظاہر رضوی صاحب

مؤلف

حافظ ابو طیّب رفاقت علی حقانی خطیب جامع مسجد صدر اٹک

ناشر

ناشر: جامعہ حقانیہ ظاہر العلوم صدر بازار اٹک فون: 611812

ایوب راقم اٹک صدر۔

نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتقائی سفر

کے علاوہ

نعت مصطفیٰ کے فوائد ص۱۰ اہم ادبی معلومات ص۱۳ چند نعتیں ص۱۸ علماء و حفاظ کا تعارف ص۲۵ شامل ہے

حسب فرمائش

پیکرِ اخلاص و وفا، استاذ العلماء، سرمایہ اہلسنت حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبد الظاہر رضوی صاحب مدظلہ العالی

مؤلف

حافظ رفاقت علی حقانی فاضل و مدرس جامعہ قادریہ حقانیہ اٹک

ناشر

جامعہ قادریہ حقانیہ (رجسٹرڈ) اٹک فون ۲۶۹۶

(جمیل پرنٹنگ پریس راولپنڈی)

ابتدائیہ

فاضلِ جلیل، عالمِ نبیل، فخرِ اہلسنّت حضرت العلامہ

مولانا محمد حنیف صاحب رضوی قادری خطیب جامع مسجد نعیم مرزا اٹک

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِیءِ الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمِ
مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمٖ

اما بعد! موجودہ دور کس قدر تنگ و تاریک ہوتا جارہا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ اس پُرفتن دور میں لوگوں میں جس قدر دنیوی شوق بڑھتا جارہا ہے اور امورِ دینیہ ذہن وقلب سے مٹتا جارہا ہے وہ تو اظہر من الشمس ہے۔ وقت کے اس اہم تقاضے کے پیشِ نظر فاضلِ اجل، عالم بے بدل حضرت العلامہ مولانا حافظ رفاقت علی حقانی صاحب نے کتابُ ”نعتِ مصطفٰے کا ارتقائی سفر“ کے نام سے جو انتخاب کیا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ کیونکہ اس پُرفتن دور میں بے حیائی اور گانا بجانا زوروں پر ہے۔ اس وقت لوگوں کو نعتِ مصطفٰے کی طرف رغبت دلانا بھی جہاد ہے۔

ناچیز نے اس کا بعض ایک مقامات سے مطالعہ کیا۔ اور محسوس کیا کہ یہ کتابچہ ہر مسلمان کیلئے ایک عظیم گلدستہ ہے۔ اور مجھے بے پایاں مسرت وسُرور قلبی حاصل ہوا۔

مَیں ناچیز سراپا تقصیر مؤلف کیلئے دُعاگو ہوں جنہوں نے بڑی محنت و لگن سے اس گلدستہ کی تالیف فرمائی۔

خداوند قدوس اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہاں میں مؤلف کے حامی وناصر ہوں۔ (آمین)

الاحقر العباد
محمد حنیف رضوی قادری غُفِرلہٗ
(ڈھک آزاد کشمیر)

۴ شوال ۱۴۱۴ھ ۱۷ مارچ ۱۹۹۴ء

تقریظِ عالیہ

از جناب فاضل اجل بطلِ حریت حضرت علامہ
صاحبزادہ عبد العادل صاحب قادری اطال اللہ عمرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائے آفرینش سے بلکہ اِس سے بھی قبل جمالِ مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کی تعریف اللہ ذوالمنن اور اس کے فرشتوں کی سُنّت ہے۔ بعدہٗ انبیاءِ کرام، صحابہ کرام، اولیاءِ کرام، علماءِ اُمت اور شعراءِ ملّت نے اِس سُنّت پر عمل کیا اور اِسی کا نام نعتِ مصطفٰے ہے۔

لفظِ نعت کی تعریف و تشریح اور تحقیق جس انداز میں مجاہدِ اہلسنت علامہ حافظ رفاقت علی حقانی صاحب نے اپنی اِس کتاب "نعتِ مصطفٰے کا ارتقائی سفر" میں بیان فرمایا یہ قابلِ ستائش ہے۔ اور آخر میں ادبی معلومات سونے پر سوہاگہ ہیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فاضل مصنّف کو مزید شجرِ اسلام کی آبیاری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین

احقر عبد العادل قادری

۷، شوال ۱۴۱۴ھ ۱۹، مارچ ۱۹۹۴ء

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ○ (پ ۲۲ ع ۳)

ترجمہ :۔ اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب (کنز الایمان)

حضرات محترم :۔ مندرجہ بالا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اسکو بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ حضورؐ کی نعت ہے یعنی حضورؐ کی نعتیں پڑھنے والا خود اللہ تعالیٰ ہے۔ اور ہر اُس کلام کو جس میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی جائے۔ "نعت" کہتے ہیں۔ اس میں کسی خاص زبان یا صنف کی قید نہیں ہے۔ نظم کے علاوہ اگر نثر بھی اس معیار پر پوری اُترے تو وُہ نعت ہی کہلائے گی۔

نعت کی ابتدا کب ہوئی

اس کا یقین حاصل کرنا دشوار ہے البتہ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ربّ ذوالجلال خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مداح خواں ہے اور افلاک پر فرشتوں کو اور زمین پر انسانوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کا حکم دیا اور اس کی تاکید کی ہے ارشادِ ربّانی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ (پ ۲۲ سورہ احزاب)

ترجمہ۔ بیشک اللہ اور اُسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو (کنز الایمان)

حضرات محترم! حقیقت یہ ہے کہ اگر قرآن مجید کو بنظر ایمان دیکھا جائے تو

اس میں اوّل سے آخر تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ہے۔ حمد الٰہی ہو یا بیان عقائد، سابقہ انبیاء کرام اور اُنکی اُمّتوں کے واقعات ہوں یا احکام غرض یہ کہ قرآن مجید کا ہر موضوع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد اور اوصاف پر مبنی ہے مثال کے طور پر سورہ اخلاص قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہی کو لیجئے۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر ہے اور سورہ لہب میں بظاہر ابولہب کافر اور اُسکی بیوی کا تذکرہ ہے مگر جب غور کرو تو یہ دونوں سورتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت سے بھری ہوئی ہیں. سورہ اخلاص میں ارشاد ہے کہ اے محبوب آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے الخ اِس سورۃ میں کلمہ قُلْ نے اس ساری سورت میں نعت کو شامل کر دیا کیونکہ مرضی الٰہی یہی ہے کہ کلام ہماری ہو اور زبان تمہاری ہو۔ (سُبْحَانَ اللّٰه)

قُل کہہ کے اپنی بات بھی مُنہ سے تیرے سُنی
اتنی ہے گفتگو تیری اللہ کو پسند!

اِسی طرح سورہ لہب میں نعت شامل ہے کیونکہ ایک بار ابولہب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہا تھا کہ "تبًا لَّکَ" آپ تباہ ہو جائیں۔ پروردگار عالم اس کلمہ ملعونہ کا بدلہ اور انتقام لیتے ہوئے خود فرمایا کہ ابولہب ہلاک ہو جائے یعنی اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ جواب نہ دیں ہم خود جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں اب اِس جواب سے جہاں ابولہب کی گمراہی و ہلاکت کا ذکر ہوا ساتھ ہی ساتھ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت بارگاہ خدا میں معلوم ہو گئی کہ اُنکی شان میں ادنیٰ سی بکواس کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دشمن قرار پاتا ہے۔

معلوم ہوا کہ حقیقت میں قرآن سارے کا سارا نعتِ مصطفٰے ہے۔ اِسلیئے تو کسی

عاشق نے کیا خوب کہا ہے۔

؎ شدّاں مدّاں تے زیراں زبراں وچ تعریف دے آیا
تیئں ہیں خبر نہ کائی تے خاصاں رمزاں پایاں !

؎ اسم احمد کی تعظیم کے منکرو اُنکی عظمت کو قرآں میں دیکھ لو !
بے لقب اُنکا نام مبارک کہیں اُنکے معبود نے بھی پُکارا نہیں

قارئین کرام ! حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسٰی علیہ السلام تک تمام انبیاء اور اُنکی اُمتیں اپنے اپنے انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھتی رہیں۔ اسلام دور کے باقاعدہ آغاز کے زمانے میں مشہور مداح رسول حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نام سے کون واقف نہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اشعار لکھ کر خود ہی دربارِ رسالت میں پڑھا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سُن کر اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ کے دُعائیہ کلمات فرماتے بلکہ حضرت حسّان کیلئے اپنی کملی مبارک بچھا دیا کرتے تھے پھر فرماتے کہ اے حسّان اس چادر پر بیٹھ کر میری نعت پڑھ

؎ اک نُوں مِل گئی چادر سوہنی تے اُس دا شان نرالا
واہ واہ شان صدیقِ اکبر دا جنہوں مِل گیا چادر والا

آپ کی مشہور نعت یہ ہے۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ ٭ وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ ٭ كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ:۔ (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں) آپ جیسا حسین و جمیل آج دن تک میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں اور نہ آج تک آپ جیسا حسین و جمیل کسی ماں نے جنا ہے۔ آپ ہر عیب اور نقص سے پاک

پیدا کیے گئے ہیں گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی مرضی پر پیدا فرمایا۔

اعلیٰحضرت فرماتے ہیں

؎ خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم ؛ خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حاصل یہ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی حضور کی نعت پڑھا کرتے تھے (تفصیل کیلئے "پیکر اعجاز" از منشور ہزاروی کا مطالعہ بہتر رہے گا)

جب اسلام کی کرنیں ایران میں پہنچی اور وہاں کے ارباب شعر و سخن نے نظم گوئی کیطرف توجہ دی اور نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی آغاز کیا۔ اس دور کے مشہور شعراء میں شیخ سعدی شیرازیؒ، مولانا جامی علیہ الرحمۃ اور حاجی شیخ محمد قدسیؒ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ خصوصاً جان محمد قدسیؒ کی ایک نعتیہ غزل اکثر محبانِ مصطفےٰ کی زبان پر ہے۔

؎ مرحبا سیّدی مکّی مدنی العربی ؛ دل جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ایران سے شعر ادب کا یہ سیلاب ہندوستان پہنچا تو مسلم اہل قلم اور اہل فکر نے مستقلاً اور جزواً دیگر موضوعات کیساتھ نعت گوئی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

ساتویں صدی ہجری میں محمد بن سعیدی رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم ہستی گزرے ہیں۔ جنکے کلام کو حضرت حسّان کے بعد سب سے زیادہ شہرت عام اور بقائے دوام ملا۔ آپ نے متعدد نعتیہ قصائد لکھے مگر جس قصیدہ نے انہیں خاص و عام میں روشناش کیا وہ مشہور زمانہ "قصیدہ بردہ شریف" ہے۔

؎ مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۹ویں صدی نویں صدی ہجری میں فخر الدین نظامی نے ایک مثنوی میں عام

رواج کے مطابق پہلے حمد لکھی اور اُس کے بعد نعت کے اشعار تحریر کیے ہیں۔ آپ نے سنیکڑوں الفاظ سنسکرت اور پراکرت کے استعمال کیے ہیں۔

دسویں صدی اس کے بعد دسویں صدی کے آغاز میں "اشرف" تخلص کے ایک شاعر نے ایک مثنوی تصنیف کی تھی جسکا نام "نوسرہار" ہے اسے ۹۰۹ھ میں تصنیف کیا گیا تھا اس میں حمد کی "۴۵" ابیات کے بعد نعت کی "۲۱" ابیات ہیں۔

گیارویں صدی گیارویں صدی نعت گوئی کے عروج و فروغ میں بہت اہم ہے محمد علی قطب شاہ نے "قطب مشتری" تحریر کی ابتدا میں حمد کے بعد "۲۶" ابیات نعت کی درج ہیں پھر اسی دوران "بلاقی حیدر آبادی" نے "معراج نامہ" تحریر کیا۔

بارہویں صدی میں "شمائل نامہ" کے نام سے دو کُتب تصنیف ہوئیں اسی صدی ایک مشہور شاعر "عنایت شاہ" ہیں جو حضرت پیرانِ پیر شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی اولاد میں سے تھے۔ انہوں نے بھی نعتیہ شاعری کی۔ بارہویں صدی میں کئی معراج نامے تحریر کیے گئے جن میں پانچ زیادہ مشہور ہیں تفصیل کا یہاں محل نہیں۔

تیرہویں صدی کے نعت گو شعراء تیرہویں صدی میں بھی کئی اچھے نعت گو گزرے ہیں جن میں "شیر محمد" کا نام سرِفہرست ہے۔ ان کے علاوہ خواجہ فیاض الدین، خواجہ معین الدین خاموش، خواجہ عبداللہ خان شامل ہیں ان حضرات کی مستقل کُتب نعت میں موجود ہیں۔

چودہویں صدی اسی باب میں چودہویں صدی کا آغاز تیرہویں صدی کی نسبت زیادہ کامیاب نظر آتا ہے۔ اس دور میں مقبول نعت گو شعراء میں اعلیحضرت مولانا

احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، اعلیٰحضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ
اور پروفیسر ڈاکٹر شیخ محمد اقبال علیہ الرحمۃ کا نام شامل ہے۔

اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی فرماتے ہیں۔

سرِ عرش پر ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

پیر مہر علی شاہ گولڑوی بارگاہِ مصطفیٰ میں اپنی عاجزی و انکساری کا اظہار یوں فرماتے ہیں

کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء ٭ گستاخ اکھیاں کتھے جا لڑیاں

سامعینِ حضرات! اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی کا مجموعہ کلام "حدائقِ بخشش" کے نام سے معروف ہے جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ آپ کا کلام اسقدر مقبول و معروف ہے کہ یہاں مزید تعارف کی گنجائش ممکن نہیں۔

پاکستان اور بیرونِ ممالک کے موجودہ نعت گو شعراء میں مولانا علامہ صائم چشتی، مولانا محمد الیاس قادری، علامہ سید ریاض الدین ریاض، محمد اعظم چشتی، خالد محمود، محمد علی ظہوری، علامہ ارشد القادری، ماہر القادری مرحوم مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، مظفر وارثی مرحوم، بہزاد لکھنوی، قمر الدین انجم، احمد ندیم قاسمی، عابد علی عابد، مجید امجد مرحوم، حافظ لدھیانوی، پروفیسر حفیظ تائب، صاحبزادہ عبدالصبور منشور، صاحبزادہ نصیر الدین نصیر گولڑوی، الحاج عبدالستار نیازی، صوفی محمد ریاض قادری، ابوالکرم قاسم الحیدری، مسرور کیفی کے نام مشہور ہیں۔ جبکہ ان کے علاوہ محمد اعظم چشتی، صاحبزادہ منظور الکونین شاہ، سید محمد فصیح الدین سہروردی، الحاج خورشید احمد، محمد صدیق اسمٰعیل، انور برادران، فریدی برادران، ہمدان برادران، محمد یوسف میمن، منیر حسین ہاشمی، غلام حسین سرحدی، محمد اکبر ملتانی، عبدالمجید سندھی، ڈاکٹر قاری محمد یونس، اختر حسین قریشی، منصور تابش

کا نام طول و عرض میں ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے۔ بہرکیف اس میں شک نہیں کہ ہماری شعری و نثری سرمائے میں مدحِ رسول پر کافی مواد موجود ہے۔ جس کا محفوظ رکھنا ہماری ملّی و ادبی فرض ہے۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیئے اِس بحرِ بیکراں کیلئے

نعت مصطفےٰ ﷺ پڑھنے کے فوائد

حضراتِ محترم! متقدمین و متاخرین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھنے کی وجہ سے بے شمار فائدے حاصل ہوئے ہیں۔ چند درج ذیل ہیں۔

امام بوصیریؒ کو فالج سے نجات مِل گئی: حضرت امام شرف الدین بوصیریؒ ایک مرتبہ فالج کے مرض میں مبتلا ہو گئے۔ متعدد حکیموں اور طبیبوں سے علاج کرایا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" حتیٰ کہ زندگی کا چراغ بجھتا ہوا نظر آنے لگا۔ بالآخر دِل میں خیال آیا کہ اے بوصیری تجھے کیا ہوا اگر زمانے بھر کے طبیب تیرا علاج نہ کر سکے۔ ذرا طبیبِ دو جہاں کا ذکر یعنی اُنکی نعت پڑھ کر تو دیکھ یہ ذکر تو لا علاج مریضوں کا علاج ہے۔ چنانچہ امام بوصیریؒ نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں قصیدہ لکھا۔ قصیدہ مکمل کرنیکے بعد رات کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مستغرق ہو کر سو گئے، رات کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ نے رات کو سرکارِ دو عالم کو قصیدہ مبارک سُنایا جب آپ اِس شعر پر پہنچے۔

کَمْ اَبْرَأَتْ وَصِباً بِاللَّمْسِ رَاحَتُہٗ
وَاَطْلَقَتْ اَرْبًا مِّنْ رِبْقَۃِ اللَّمَمِ

ترجمہ :۔ (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بارہا آپ کے ہاتھ مبارک لگانے سے بیمار تندرست ہو گئے اور بہت سے محتاج (آپ کے دستِ اقدس کے طفیل) رشتہ دیوانگی سے آزاد ہو گئے۔

جوں ہی یہ شعر امام بوصیری ؒ نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھا۔ تو طبیبِ دو جہاں کا دریا رحمت جوش میں آگیا اور آپ نے یداللہ والا گورا گورا نوری ہاتھ اپنے ثناء خوان کے بدن پر پھیر دیا۔ اور انعام میں ایک یمنی چادر عنایت فرمائی۔

اعلیٰحضرت فرماتے ہیں۔

ے میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

ے واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

امام بوصیری ؒ جب بیدار ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وُہ تندرست ہو چکے ہیں۔ اور یمنی چادر جو حضور نے خواب میں عنائیت فرمائی تھی وُہ آپ کے پاس موجود ہے۔ تو آپ نے اپنی حالت کو دیکھ کر بزبانِ حال عرض کیا۔ جسکی ترجمانی ایک شاعر نے یوں کی ہے۔

ے نہ کیوں کر نام لُوں ہر دم تمہارا یارسول اللہ
ہوئیں حل مشکلیں جس دم پکارا یارسول اللہ

واضح رہے کہ امام بوصیری ؒ نے قصیدہ بردہ شریف دس فصلوں پر تحریر کیا ہے۔ جسکی وجہ سے اُنکو لاعلاج بیماری سے نجات مل گئی اِسکے علاوہ اعلیٰحضرت مولانا

الشاہ احمد رضا خاں بریلوی نے تقریباً ایک ہزار سے زائد کتب تحریر کی ہیں اور خاص کر نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک مکمل کتاب حدائق بخشش لکھی اور لطف کی بات یہ کہ آپ اکثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں پڑھتے تھے جسکی وجہ سے اعلیحضرت کو وصال کے بعد یہ انعام ملا۔

احمد رضا ہندی کا انتظار : جیسا کہ "مقالات یوم رضا" میں ہے کہ اعلیحضرت احمد رضا خاں کا وصال ہوا تو ملک شام کے ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک تخت پر جلوہ افروز ہیں اور کچھ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ آپ کسی آنے والے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اُس شامی بزرگ نے سکوت توڑتے ہوئے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کا انتظار فرمایا جا رہا ہے۔ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک ہلے اور پھول جھڑنے شروع ہو گئے اور الفاظ یہ تھے کہ "ہمیں احمد رضا ہندی کا انتظار ہے" جو ہندوستان میں بریلی کے باشندہ ہیں"

حضراتِ محترم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھنے اور لکھنے میں بے شمار فوائد ہیں۔ حقانی اِن ہی چند سطور پر اکتفا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزانہ دُعا ہے کہ وُہ قیامت کے دِن مجھ ناچیز کو بھی نعت خوانوں کی صفوں میں شامل فرمائے (آمین)

حمد، نعت اور منقبت میں فرق حمد اللہ تعالیٰ کی تعریف کو کہتے ہیں۔ اور نعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور منقبت بزرگانِ دین کی تعریف کو کہا جاتا ہے خواہ نثر میں ہو یا نظم میں ہو۔ نثر یا نظم کی قید نہیں۔ (مراۃ)

اہم ادبی معلومات

س : شعر کسے کہتے ہیں؟

(ج) شعر ایسے کلام کو کہتے ہیں جسمیں وزن اور قافیہ کا ارادہ کیا جائے نیز شعر کم از کم دو مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے سبب کیلئے ایک مصرع بھی استعمال ہوتا ہے۔

س : خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت بدلنے کا — یہ شعر کس کا ہے؟

(ج) مولانا ظفر علی خان کا۔

س : علم عروض اور قافیہ کا کس سے تعلق ہے؟

(ج) شعر و اشعار سے۔

س : علم عروض کے موجد کون ہیں؟

(ج) خلیل بن احمد۔

س : صحیح و غلط شعر کا اندازہ لگانے کیلئے کونسی کتاب زیادہ مفید ہے؟

(ج) مفتاح العروض اور محیط الدائرہ

س : اردو کس زبان کا لفظ ہے اور معنی کیا ہیں؟

(ج) ترکی کا جسکے معنی "لشکر"

س : پاکستان میں اردو زبان کو کب قومی زبان بنایا گیا؟

(ج) ۱۹۵۶ء میں

س : بیت اور شعر میں کیا فرق ہے؟

(ج) بیت زیادہ سے زیادہ دو مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ لیکن شعر میں کئی اشعار بلکہ قصائد تک بھی شامل ہوتے ہیں۔

س : قصیدہ مدحیہ اور مرثیہ میں کیا فرق ہے؟

(ج) مدحیہ میں ممدوح کی خوبیاں اسکی زندگی میں بیان کیجاتی ہیں لیکن مرثیہ میں موت کے بعد بیان کیجاتی ہیں

س : "حدائقِ بخشش" کس کی تصنیف ہے۔

(ج) اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رح کی۔

س : "اردو شاعری پر ایک نظر" کس کی تصنیف ہے۔

(ج) محمد جمیل احمد کی۔

س : اقوامِ متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی کس ادیب نے کی۔

(ج) احمد شاہ بخاری پطرس نے۔

س : "ہمزاد دا دُکھ" کس شاعر کا مجموعہ کلام ہے۔

(ج) طارق عزیز کا۔

س : بتائیے! یہ شعر کس کا ہے۔

؎ یاد جس وقت مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں تو جنّت کی ہوا آتی ہے

(ج) امیر مینائی کا۔

س : علامہ اقبال کی کتابوں "جاوید نامہ"، بال جبریل اور پیامِ مشرق کا ترجمہ کس نے کیا۔

(ج) ڈاکٹر ابن میری شمل نے۔

س : بتائیے! یہ شعر کس کا ہے

؎ جب بھی پڑا وقت کوئی ہو گئے ہیں سب الگ
دوست بھی اپنا نہیں، بیگانہ، تو بیگانہ ہے

(ج) داغ دہلوی کا۔

س : بتائیے! یہ شعر کس کا ہے۔

۷ رانجھا رانجھا کردی نی میں آپے رانجھا ہوئی
سدونی مینوں دھیدو رانجھا ہیر نہ آکھو کوئی

ج حضرت بُھلے شاہ رح کا۔

س: "دیوانِ سالک" کس کی تصنیف ہے۔

ج مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رح

س: اردو اور انگریزی زبانوں کے حروفِ تہجی کی تعداد بالترتیب ۳۷ اور ۲۶ ہے۔ بتایئے! عربی اور سندھی میں کتنے ہیں۔

ج عربی کے ۲۸، سندھی کے ۵۲

س: قطعہ کے کتنے مصرے ہوتے ہیں۔

ج چار مصرے ہوتے ہیں۔

س: پاکستان کے کس مشہور شاعر نے تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر ابن عربی کا ترجمہ کیا۔

ج شاعرِ اہلسنت علامہ صائم چشتی نے۔

س: تاجدارِ زماں مالکِ دوجہاں، کب تیرے در پہ تیرا غلام آئے گا کس کا کلام ہے۔

ج علامہ صائم چشتی کا۔

س: نثر کے لغوی معنی کیا ہیں۔

ج پراگندہ اور منتشر۔

س: "ذوقِ نعت" کس کی تصنیف ہے۔

ج مولانا حسن رضا خاں بریلوی رح کی۔

س : یہ شعر کس کا ہے۔ اور کب کہا؟

ہ ابو داؤد اک صاحب نظر ہے
کیوں نہ ہو کہ پروردۂ نظر ہے الخ

(ج) حکیم محمد شریف نے "رضائے مصطفےٰ" کے ۳۶ ویں سال کے خیر مقدم میں کہے۔

س : یہ شعر کس کا ہے۔

ہ قائدِ انسانیت کی نعت عالی شان ہے
اسلیئے قرآن کا کونین میں فیضان ہے

(ج) رئیس التحریر علامہ سید شبیر احمد ہاشمی (ندائے اہلسنت لاہور)

س : ہے ہے اِک تحفۂ لاجواب آبِ کوثر
کتابوں میں اعلیٰ کتاب آبِ کوثر ، (یہ کس کا شعر ہے)

(ج) محمد شہزاد ملک (لاہور) کا ڈاکٹر پینے مفتی محمد آمین مدظلہ کی تالیف آبِ کوثر کے متعلق یہ شعر کہا ہے)

س : قصیدہ بُردہ کتنی فصلوں اور کتنے اشعار پر مشتمل ہے۔

(ج) دس فصلوں اور تسلیم شدہ تعداد کے مطابق (۱۶۰) اشعار ہیں۔

س : لَمْ یَاتِ نَظِیْرُكَ فِیْ نَظَرٍ مِثْلِ تو نہ شُد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہہ دوسرا جانا
کس کا شعر ہے اور شعر میں کتنی زبانیں استعمال کی گئیں؟

(ج) اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی کا۔ چار زبانیں۔ عربی، فارسی، اردو، ہندی

س : ہ یہ کس کا کلام ہے۔

؎ فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا! عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

ج) عاشقِ مصطفیٰ اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رح کا۔

س: نعت کے پہلے اور آخری شعر کو کیا کہتے ہیں۔

ج) پہلے کو "مطلع" اور آخری کو "مقطع"،

س: ؎ میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں، کاش پوچھو مدعا کیا ہے
اور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا
شاعر کا نام بتائیے۔

ج) مرزا غالب،

س: وہ کونسے عاشقِ مصطفیٰ شاعر تھے جنہوں نے کہا کہ اگر میرے دل کے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں تو ایک پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ لکھا ہو گا؟

ج) اعلیحضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رح

س: مُغیلانِ مدینہ کس کی تصنیف ہے۔

ج) علامہ محمد الیاس قادری، رضوی، عطاری

س: ؎ اے رسولِ کبریا فریاد ہے ؛ یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے۔
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آجکل ؛ اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

ج) حاجی امداد اللہ جو اکابر دیوبند کے پیر ہیں۔ (مناجات ص ۸)

س: مصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است! یہ شعر کس کا ہے۔

ج) علامہ اقبال رح کا

نعت

از اعلیحضرت امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا ○ مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

بارھویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا ایک اک تارا نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالا نور کا ○ نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا!

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا ○ نور کی سرکار ہے کیا اسمیں توڑا نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

نور کی سرکار سے پایا دوشالا نور کا ○ ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

اے رضا یہ احمد نوری کا فیضِ نور ہے ○ ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

حسبِ فرمائش (نائیک کلرک) زاہد محمود سنجوال کینٹ اٹک

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا در ہے

از صاحبزادہ نصیر الدین گولڑوی

اب تنگیٔ داماں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ
ہیں آج وہ مائل بہ عطا اور بھی کچھ مانگ

ہر چند کہ آقا نے بھرا ہے تیرا کشکول !
کم ظرف نہ بن ہاتھ بڑھا اور بھی کچھ مانگ

جنّت تو ملے گی تجھے سرکارؐ کے صدقے سے
جنّت کے سوا اور بھی کچھ مانگ

سرکارؐ کا در ہے درِ شاہا تو نہیں !
جو مانگ لیا مانگ لیا اور بھی کچھ مانگ

دے سکتے ہیں کیا کچھ کہ وہ کچھ دے نہیں سکتے
یہ بحث نہ کر ہوش میں آ اور بھی کچھ مانگ

اس در پہ یہ انجام ہوا حسنِ طلب کا !
جھولی میری بھر بھر کے کہا اور بھی کچھ مانگ

سلطان مدینہ کی زیارت کی دُعا کر
جنّت کی طلب چیز ہے کیا اور بھی کچھ مانگ

پہنچا ہے جو اس در پہ تو رہ رہ کے نصیرؔ آج
آواز پہ آواز لگا اور بھی کچھ مانگ !

حسبِ خواہش: محمد شفیق چشتی متعلم جامعہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف اسلام آباد

مَدَنی مدینے والے

از علامہ محمد الیاس قادری (امیر دعوت اسلامی)

مجھے در پہ بُلانا مَدَنی مدینے والے ◯◯ مَئے عشق بھی پلانا مَدَنی مدینے والے

میری آنکھ میں سمانا مَدَنی مدینے والے

بنے دِل تیرا ٹھکانہ مَدَنی مدینے والے

تیری جبکہ دید ہوگی جبھی میری عید ہوگی ◯◯ میرے خواب میں تم آنا مَدَنی مدینے والے

مجھے سب ستا رہے ہیں میرا دل دُکھا رہے ہیں

تم ہی حوصلہ بڑھانا مَدَنی مدینے والے

یہ مریض مر رہا ہے تیرے ہاتھ میں شفاء ہے ◯◯ اے طبیب! جلد آنا مَدَنی مدینے والے

تیرے در کی حاضری کو جو تڑپ رہے ہیں اُنکو

شہا! جلد تم بلانا مَدَنی مَدَنی مدینے والے

دو جہاں کے خزانے دیئے ہاتھ میں خدا نے ◯◯ تیرا کام ہے لُٹانا مَدَنی مدینے والے

تیرے غم میں کاش عطاؔر رہے ہر گھڑی گرفتار

غمِ حال سے بچانا مَدَنی مدینے والے

حسب خواہش۔ محمد اعجاز حقانی سگھری جنڈ

نعت

از الحاج عبد الستار خان نیازی

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
آتے ہیں وہی جن کو سرکارؐ بلاتے ہیں!

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرورِ عالمؐ کا میلاد مناتے ہیں

بیمارو! ذرا جانا دربارِ محمدؐ میں
وہ جامِ شفا اب بھی بھر بھر کے پلاتے ہیں

جن کا بھری دنیا میں کوئی بھی نہیں والی
اُن کو بھی میرے آقاؐ سینے سے لگاتے ہیں

اِس آس پہ جیتا ہوں کہہ دے کوئی آ کر یہ
چل تجھ کو مدینے میں سرکارؐ بلاتے ہیں

آقاؐ کی ثناء خوانی دراصل عبادت ہے
ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں

اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں نبیؐ سرور
یہ سچ ہے نیازی ہم سرکارؐ کا کھاتے ہیں

حسبِ خواہش:- محمد وسیم فضل صدر اٹک کینٹ

دل ہمارے سلام کہتے ہیں

از محمد انور

کملی والے کا نام لے لے کر، بے سہارے سلام کہتے ہیں

حاجیو مصطفےٰ سے کہہ دینا، غم کے مارے سلام کہتے ہیں

اللہ اللہ حضورؐ کی باتیں، مرحبا رنگ و نُور کی باتیں!

چاند جنکی بلائیں لیتا ہے، اور تارے سلام کہتے ہیں

جب محمدؐ کا نام آتا ہے، رحمتوں کا پیام آتا ہے

لب ہمارے درود پڑھتے ہیں، دل ہمارے سلام کہتے ہیں

ذِکر تھا آخری مہینے کا، تذکرہ چھڑ گیا مدینے کا!

اُمتی جھوم جھوم کر تمکو، غم کے مارے سلام کہتے ہیں

سبز گنبد کو آج بھی انورؔ، چاند تارے سلام کہتے ہیں

حسبِ فرمائش: حافظ منظور الٰہی خطیب مدنیہ جامع مسجد مُلاں منصور اٹک

منقبت

از پروفیسر فیاض کاوش

تمہاری محبت ہمارا ہے ایمان
دل و جان ہے تم پر فدا غوثِ اعظم

مداوائے رنج و آلم آپ ہی ہیں
میرے دردِ دل کی دوا غوثِ اعظم

قدم اُسکے منزل نے خود آکے چومے
بنے جسکے بھی رہنما غوثِ اعظم

خدا کی قسم جسکو تم مل گئے ہو!
خدا بھی اُسے مل گیا غوثِ اعظم

گدا آپ کے در کدے کا ہے کاوش
اُسے بھی ہو ساغر عطا غوثِ اعظم

حسبِ خواہش: جواد نذیر، جنید نذیر راولپنڈی

نعت

جو عشقِ نبی کے جلوؤں کو سینوں میں بسایا کرتے ہیں
اللہ کی رحمت کے بادل اُن لوگوں پہ سایا کرتے ہیں
جب اپنے غلاموں کی آقا تقدیر بنایا کرتے ہیں
جنّت کی سَند دینے کیلئے روضے پہ بلایا کرتے ہیں

○

مخلوق کی بگڑی بنتی ہے خالق کو بھی پیار آ جاتا ہے
جب بحرِ دُعا محبوبِ خدا ہاتھوں کو اُٹھایا کرتے ہیں
اے دولتِ عرفاں کے منگتو اُس در پہ چلو جس در پہ سدا
دِن رات خزانے رحمت کے سرکارؐ لُٹایا کرتے ہیں

○

گرداب بلائیں پھنس کے کوئی طیبہ کی طرف جب تکتا ہے
سُلطانِ مدینہ خود آکر کشتی کو تَرایا کرتے ہیں !!!
وُہ نزع کی سختی ہو اے دِل یا قبر کی مشکل منزل ہو
وُہ اپنے غلاموں کی اکثر امداد کو آیا کرتے ہیں !
ہے شُغل ہمارا شام و سحر اور ناز سکندرؔ قسمت پر
محفل میں رسولِ اکرمؐ کی ہم نعت سُنایا کرتے ہیں !

حسبِ خواہش : حافظ محمد نثار حقانی و عمران احمد محلہ محمد نگر اٹک کینٹ

لاکھوں سلام

از اعلیحضرت احمد رضا خان بریلوی

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنوئیں شیرہ جاں بنے
اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیاء
اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

از خوشی محمد ناظر

سلام اُس پر جسے حق نے عطا کی شانِ یکتائی
سلام اُس پر کہ جسکے نور سے ہم نے ضیاء پائی

سلام اُس پر کہ دنیا میں اخوت کی بنا ڈالی
تمیزِ بندہ و آقا زمانے میں مٹا ڈالی

سلام اُس پر کہ جس نے کی تمامی زیردستی کی
یتیموں اور بیواؤں کی جس نے سرپرستی کی

سلام اُس پر کہ عبدیت بھی جس پر ناز کرتی ہے
ثریا سے پرے انسانیت پرواز کرتی ہے

سلام اُس پر کہ جسکا نام روشن ہے امامت میں
صداقت میں شجاعت میں شرافت میں دیانت میں

اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْہِ الْعَالِمِ عِبَادَۃٌ" (حدیث)

عالم کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے۔

۲۹ جنوری ۱۹۹۴ء، ۱۶ شعبان ۱۴۱۴ھ

جامعہ قادریہ حقانیہ سے فارغ التحصیل علماء کرام کو

کا

مختصر تعارف

مولانا راجہ طارق محمود حقانی: آپ راجہ عبدالخالق (گوجرخان) کے فرزند ارجمند ہیں۔ جامع علی مسجد پُرانی سبزی منڈی اٹک شہر میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ ہنس مکھ و باذوق ہیں۔ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ اچھے مقرر بھی ہیں۔ دورانِ تقریر عارف کھڑی میاں محمد علیہ الرحمۃ کے اکثر اشعار پڑھتے ہیں۔ جسے سُن کر سامعین عش عش کر اُٹھتے ہیں۔ اہلسنّت وجماعت کے مایۂ ناز خطیب ہیں۔

مولانا فدا حسین فاروقی: آپ کے والدِ محترم کا اسم "محمد خان" ہے۔ آپکا تعلق ڈھک آزاد کشمیر سے ہے۔ حال نعمانیہ جامع مسجد ماڑی اٹک میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ اپنے منفرد اور اچھوتے انداز میں اہلسنت کے عقائد کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ شعبہ تصانیف سے بھی کافی تعلق رکھتے ہیں نماز کے موضوع پر کتاب لکھنے کا مُصمّم ارادہ ہے۔

اللہ تعالیٰ پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ (آمین)

مولانا عبدالعزیز:- آپ محمد خان کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ آبائی علاقہ رحیم آباد آزاد کشمیر ہے۔ حال جامع مسجد ڈھوک کرم خان خطابت و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ نہایت ہی منکسر المزاج ہیں، سادہ و شستہ اور دھیمے لہجے کے مقرر ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمر میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

مولانا حافظ ظفر اقبال حقانی:- آپ عبدالمجید کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ آپ کا آبائی قریہ پیرانہ پنڈ گھیب ہے۔ عرصہ پانچ سال سے جامع مسجد غوثِ اعظم ڈھوک فتح میں اہلسنّت کی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ کا مذہبی کتب ہدیہ کرانے کا کافی شوق ہے۔ اہلسنّت کی چند مذہبی تنظیموں کے سربراہ بھی ہیں۔ دورانِ تقریر مُقفّٰی و مسجّع فقرات کا استعمال بھی کرتے ہیں۔ اہلسنّت و جماعت کے مائیہ ناز خطیب ہیں۔

مولانا محمد سعید:- آپ کے والدِ محترم کا نام مولوی محمد نواز ہے۔ آپکا آبائی گاؤں ناوا اٹک ہے۔ بہت کم عمری میں جامعہ سے درسِ نظامی کر لیا۔ آپ کی تقریر میں ربط و ضبط و اندازِ بیان عالمانہ سننے کو ملتا ہے۔ آبائی گاؤں میں مسلک اہلسنّت کی ترویج کیلئے شب و روز مصروف عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید ہمت و استقامت نصیب فرمائے۔ (آمین)

مولانا حافظ حامد رضا:- آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کے والدِ محترم حافظ محمد صادق کو بھی اللہ تعالیٰ نے حفظِ قرآن کی نعمت سے نوازا ہے یعنی باپ بیٹا دونوں حافظِ قرآن ہیں۔ آپکا تعلق کامرہ خورد اٹک سے ہے جامع مسجد قباء قطبہ موڑ کامرہ اٹک میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دینے کیساتھ سکول میں عربی ٹیچر بھی ہیں۔ آپ تقریر میں قرآن بہت پڑھتے ہیں۔

جس سے سامعین کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

مولانا محمد حفیظ القادری:۔ آپ حاجی عبدالعزیز کے اکلوتے خوشبودار پھول ہیں۔ آپ کے والدِ محترم نے اِنکو مسلک اہلسنّت کی خدمت کیلئے وقف کردیا ہے آپ گدوالیاں ہری پور کے رہائشی ہیں۔ حال جامع مسجد محمّدیہ سنجوال کینٹ میں امامت و خطابت کیساتھ سینکڑوں طلباء کو حفظ وناظرہ کا درس دے رہے ہیں۔ آپ دورانِ تقریر مقفّٰی و مسجّع الفاظ اکثر استعمال کرتے ہیں۔ مسلک اہلسنّت کی ترویج میں کافی دلچسپی رکھتے ہیں۔ اساتذہ و جامعہ کے ساتھ نہایت ہی مخلص اور ہنس مُکھ باذوق اور انتہائی خوش اخلاق ہیں۔

مولانا حافظ منیر احمد حقانی:۔ آپ منور دین (سُرگ پنڈ گھیب) کے فرزند ارجمند ہیں۔ حال غوثیہ مسجد سنجوال کینٹ میں امامت و تدریس کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ آپ سے دو طالبات نے قرآنِ پاک حال ہی میں حِفظ کیا۔ آپ نہایت ہی شریف النفس اوراعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ مسلک اہلسنّت کو چار چاند لگانے میں مصروف ہیں۔ چند ہفتے قبل ازدواجی زندگی میں قدم رکھا ہے۔ خاموشی آپ کا شعار ہے لیکن جب بولتے ہیں تو سامعین پر سنّاٹا چھا جاتا ہے۔

مولانا محمد رفیق قادری:۔ آپ محمد زمان کے فرزند ارجمند (مظفر آباد) آزاد کشمیر کے ہیں۔ امام و خطیب جامع مسجد سروالہ اٹک ہیں۔ مذہبی کُتب سے کافی دلچسپی ہے۔ مسلک اہلسنّت کی ترویج میں اپنی ذمہ داریاں ذوق وشوق سے پوری کرتے ہیں۔ تقریر میں آپ کا منفرد اور اچھوتا انداز ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

مولانا حافظ جاوید اقبال رضوی:۔ آپ حاجی نور محمد کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ آبائی قریہ جلوال جنڈ ہے۔ حال ہی آرمی میں نائب خطیب مقرر ہوئے ہیں۔ بہت اچھے مقرر ہیں۔ آپ کا بھی منفرد اور اچھوتا انداز ہے۔ بڑے جوش سے تقریر کرتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود جوش اور ہوش بیک وقت موجود رہتے ہیں۔ اپنے اساتذہ کو ہر موڑ پر یاد کرتے ہیں۔ مسلک اہلسنّت کی ترویج کیلئے جذبہ رکھتے ہیں۔

مولانا قاری محمد یوسف حقانی:۔ آپ گل شیر (بمقام ڈھک آزاد کشمیر) کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ حال جامع مسجد پنڈیگھیب میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ اہلسنّت وجماعت کے مائیہ ناز مقرر اور بہترین قاری بھی ہیں۔ دورانِ تقریر قرآنِ پاک اور اشعار بڑے احسن انداز میں پڑھتے ہیں۔ جس سے سامعین عش عش کر اُٹھتے ہیں۔ نہایت ہی شریف النفس ہیں۔ مسلک اہلسنّت کا درد رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مزید ہمت و استقامت نصیب فرمائے۔ (آمین)

مولانا حافظ منظور احمد قادری:۔ آپ محمد جی کے فرزند ارجمند ہیں۔ آبائی قریہ پیرانہ پنڈیگھیب ہے۔ ایک باشرع مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قدیمی جامع مسجد صدر اٹک میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ بہت اچھے مقرر ہیں۔ قادر البیان اور اچھے شعری ذوق کے حامل مقرر ہیں۔ مسلک اہلسنّت کی ترویج کیلئے کوشاں ہیں نہایت ہی خوش اخلاق، پُرخلوص اور پابند شریعت ہیں اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرمائے۔ (آمین)

فاضل نوجوان مولانا صاحبزادہ ربنواز:۔ آپ کے والدِ بزرگوار حضرت خواجہ خدا بخش گڑھی شریف جنڈ کے معروف روحانی پیشوا ہیں جنکا کافی وسیع حلقہ اثر ہے، سیاسی و سماسی و مذہبی حلقوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ آپ جامع مسجد صدیق اکبر محمود آباد اٹک میں امامت و خطابت کے فرائض ہوئے رہے ہیں۔ اہلسنّت و جماعت کے مائیہ ناز مقرّر ہیں تقریر میں طنز و تشنیع کے بجائے، صلاح کی کوشش کرتے ہیں، سچے عاشقِ مُصطفیٰ ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ مسلک اہلسنّت کی خدمت اور استقامت نصیب فرمائے۔ (آمین)

مولانا حافظ عنائت اللّٰہ شاہ قادری:۔ آپ کے والد محترم سیّد منور حسین شاہ (بمقام ڈھیر اٹک) ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ معاشرے کے ہر طبقۂ فکر میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ حافظ عنائت اللّٰہ شاہ قادری اہلسنّت وجماعت کے سرگرم مخلص اور اَنتھک کارکن ہیں۔ اپنی ذمّہ داریاں بڑے ذوق و شوق سے پوری کرتے ہیں۔ تقریر کا انداز بہت اچھّا ہے۔ مقرّر شیریں بیاں کیساتھ مقرّر شعلہ بیاں بھی ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ مزید ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

مولانا حافظ محمد سلیمان قادری:۔ آپ محمد زمان مرحوم کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ آپ کا آبائی گاؤں ڈھک آزاد کشمیر ہے۔ آپ جب جامعہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آئے تو بہت چھوٹے تھے۔ اب اللّٰہ تعالیٰ کا عظیم احسان کہ حفظِ قرآن کیساتھ درسِ نظامی بھی کر لیا، آپ جامع مسجد نورانی ڈھوک گاما اٹک امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دینے کیساتھ ساتھ سینکڑوں طلباء کو قرآن کا درس بھی دے رہے

ہیں۔ آپ نہایت ہی شریف ہونے کیساتھ اچھے مقرر بھی ہیں۔

مولانا حافظ صفدر محمود عاصمی:۔ آپ کے والدِ محترم عاصم خان (جلوال جنڈ) ہیں آپ کافی سخت مزاج ہیں۔ جو حق بات کہہ دیں۔ اُس پر ڈٹ جاتے ہیں۔ ماشاءاللہ چھوٹی عمر میں قرآن حفظ کرنے کیساتھ حال ہی میں درس نظامی پاس کرلیا۔ آپ نہائیت ہی ذہین ہیں۔ تقریر عالمانہ انداز میں کرتے ہیں حال ہی میں ازدواجی زندگی میں قدم رکھا ہے۔ شادی پر محفلِ میلاد کا بھی اہتمام کیا جسمیں علامہ قاری ظہور احمد اسد (گوجر خان) نے خطاب کیا۔

حفاظِ کرام

حافظ محمد ہاشم حقانی:۔ آپ محمد اقبال کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ آپکا آبائی قریہ چھچھڑی جنڈ ہے۔ حال جامع مسجد گلزار حبیب مرزا اٹک دین متین کی تبلیغ و اشاعت میں شب و روز سرگرم عمل ہیں۔ دِل موہ لینے والے انداز کے مقرر ہیں شعبہ کتب میں ادیب عربی کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کامیاب و کامران فرمائے۔ (آمین)

حافظ عبدالرشید حقانی:۔ آپ صوفی محمد سلیمان نقشبندی (ساکن چھوٹی جنڈ) کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ ماشاءاللہ جیسے آپ کے والد نہایت ہی مُخلص اور پابند شریعت ہیں۔ اِسی طرح حافظ عبدالرشید بھی نہایت خوش اخلاق، اور پیکرِ وفا ہیں جو کہ دورانِ حفظ انتہائی محنتی اور ذہین ثابت ہوئے۔

حافظ اطہر حسین:۔ آپکے والدِ محترم کا نام خاکی جان ہے۔ آبائی قریہ سُرگ پنڈ گھیب ہے۔ بہت ہی چھوٹی عمر میں قرآن کو یاد کرنیکی سعادت حاصل کرلی۔

حافظ عبدالوحید:۔ آپ کے والدِ محترم کا نام شاہ نذر ہے۔ آبائی گاؤں کوٹھا صوابی سرحد سے تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

حافظ فارس خان:۔ آپ کے والدِ محترم کا نام راج ولی کاکا ہے آبائی قریہ شاہ منصور صوابی ہے۔ میری قلبی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ترقی و استقامت نصیب فرمائے۔ (آمین)

حافظ لعل محمد حقانی:۔ آپ کے والدِ محترم کا نام خواج محمد ہے۔ آبائی گاؤں نلہڑ پنڈیگھیب ہے۔ مسلک اہلسنت سے کافی لگاؤ ہونے کے ساتھ مسلک کے ساتھ مُخلص بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِستقامت نصیب فرمائے۔ (آمین)

حافظ محمد خان حقانی:۔ آپ نہایت شریف اور مُخلص انسان ہیں۔ آپ محمد حبیب (تھٹی کلراں پنڈیگھیب) کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ حال عمران مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

حافظ محمد صدیق:۔ آپ محمد زمان کے فرزند ہیں۔ آپکا آبائی علاقہ مظفرآباد ہے۔ بہت ہی چھوٹی عمر میں قرآن حفظ کر لیا۔ حال ہی میں گڑیالہ کی جامع مسجد میں پہلا مُصلیٰ سُنانے کا شرف حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقیوں سے ہمکنار فرمائے (آمین)

حافظ عبدالوحید قادری:۔ آپ محمد بشیر (ساکن گھک بدھال گوجر خان) کے فرزند ہیں۔ حال ہی میں قرآن حفظ کیا۔ ربانیہ مسجد ماڈل موڑ اٹک میں امامت و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ میری قلبی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامیابیاں اور برکتیں نصیب فرمائے۔ (آمین)

حافظ محمد ابرار حقانی:۔ آپ محمد اسحٰق (ڈھک آزاد کشمیر) کے فرزند ہیں۔ چھوٹی ہی عمر میں قرآن کو یاد کر لینا اللہ تعالیٰ کا اِن پر عظیم احسان ہے اللہ تعالیٰ علم عمل میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

حافظ عبدالخالق قادری: ۔ آپ حضرت پیر بادشاہ صاحب کے پرانے خادم نور محمد کے فرزند ارجمند ہیں۔ آبائی گاؤں ڈھوک گاما اٹک ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکے والد محترم کی دیرینہ خواہش کو پورا کیا میری قلبی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حافظ فیض احمد حقانی: ۔ آپکے والدِ محترم مولوی نور محمد نہایت ہی شریف شخص ہیں (آبائی گاؤں سُرگ پنڈ گھیب) ہے۔ چھوٹی عمر میں آپکا قرآن یاد کر لینا اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے

حافظ محمد نصیر: ۔ آپکے والدِ محترم کا نام خان زمان (سبجال فتح جنگ) ہے۔ آپ حفظ قرآن کے دوران کافی محنتی ثابت ہوئے۔ تقریر بھی کر لیتے ہیں۔

حضرات محترم: ۔ جامعہ قادریہ حقانیہ سے فارغ التحصیل ہونے والے تمام علماء و حفاظ کا ذکر کیا جائے تو اس کے لئے ایک مکمل کتاب بن سکتی ہے۔ ناچیز نے ۱۹۹۴ء میں فارغ علماء و حفاظ کے مختصر تعارف پر ہی اکتفا کیا ہے۔ انشاء اللہ عنقریب جامعہ کے فارغ علماء و حفاظ کے تعارف پر ایک جامع کتاب تحریر کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزانہ دعا ہے۔ کہ ناچیز حقانی کو مزید ہمت و استقامت نصیب فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

خادم العلماء، حافظ **رفاقت علی حقانی** عفی عنہ
۵ شوال ۱۴۱۴ھ ۱۸ مارچ ۱۹۹۴ء

نوٹ :۔ اہلِ علم حضرات سے درخواست ہے کہ کہیں ترتیب عبارت یا الفاظ کی کمی بیشی یا ربط میں کہیں لغزش و خطاء یا کتابت کے دوران کوئی غلطی رہ گئی ہے تو اصلاح فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کی جاسکے۔ حقانی عفی عنہ